27237 ـ دعا گنج العرش

سوال

میں نے ایک کتاب میں " گنج العرش " نامی دعا پڑھی جو درج ذیل کلمات پر مشتمل ہے:
لا إله إلا الله سبحان الملك القدوس ، لا إله إلا الله سبحان العزيز الجبار ، لا إله إلا الله سبحان الرءوف الرحيم ، ... الخ
کیا یہ دعا معروف ہے اور صحیح ہے اور اس کی فضیلت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ دعا کتاب و سنت میں معروف نہیں ہے، ظن غالب یہی ہے کہ یہ صوفیوں کی ایجاد کردہ دعا ہے جسے وہ ذکر کا نام دیتے ہیں، اور ان دعاؤں کے مجموعہ ہے جو وہ اپنے مریدوں کو ایک مخصوص تعداد اور کیفیت اور وقت میں پڑھنے کے لیے دیتے ہیں.

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ان کی اختراعات و بدعات میں ان صوفیوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیے، چاہے وہ دعا ہو یا ذکر اور عبادت.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" دعاء ہی عبادت ہے "

اور عبادات میں اصل یہی ہے کہ یہ توقیفی ہیں اور اس میں کوئی کمی و زیادتی نہیں ہو سکتی، جس طرح شریعت میں آئی ہے اسی طرح عبادت کی جائیگی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

بلاشك و شبہ اذکار اور دعائیں سب سے افضل عبادت ہیں اور عبادت توقیف اور اتباع و پیروی پر مبنی ہے نہ کہ خواہش و بدعات پر، اس لیے نبوی دعائیں اور اذکار ہی افضل ہیں جو مسلمان شخص پڑھ کر سکتا ہے، اس پر چلنے والا امن و سلامتی کی راہ پر ہے.

اور ان دعاؤں اور اذکار کے وہ فوائد حاصل ہوتے ہیں جس کی تعبیر زبان سے نہیں کی جا سکتی، اور نہ ہی انسان

انہیں احاطہ علم میں لا سکتا ہے، اس کے علاوہ یعنی اذکار نبوی کے علاوہ باقی دوسرے اذکار کبھی تو حرام ہونگے اور کبھی مکروہ اور کبھی شرك بھی جسے اکثر لوگ نہیں سمجھ پاتے اجمالی طور پر یہی کافی ہے اس کی تفصیل بہت طویل ہو گی.

اور پھر کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر مسنون دعائیں اور اذکار لوگوں کے لیے مسنون قرار دے، اور انہیں عبادت مؤکدہ بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرے کہ لوگ نماز پنجگانہ کی طرح اس کی پابندی کریں.

بلکہ یہ دین میں بدعات کی ایجاد ہے جس کا اللہ سبحانہ و تعالی نے حکم اور اجازت نہیں دی... اور کسی غیر شرعی ورد کو اپنانا، اور غیر شرعی ذکر کو مسنون بنا لینا ممنوع ہے، کیونکہ شرعی اذکار اور دعاؤں میں انتہائی اور صحیح مقصد و عالی غرض موجود ہے، انہیں چھوڑ کر اپنی جانب سے بنائے ہوئے اذکار اور دعاؤں کی پابندی تو وہی کرتا ہے جو جاہل ہے یا پھر حد سے تجاوز کرنے والا یا ظالم. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 510 ـ 511).

آپ سوال نمبر (6745) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں مزید تفصیل بیان ہوئی ہے.

واللہ اعلم .